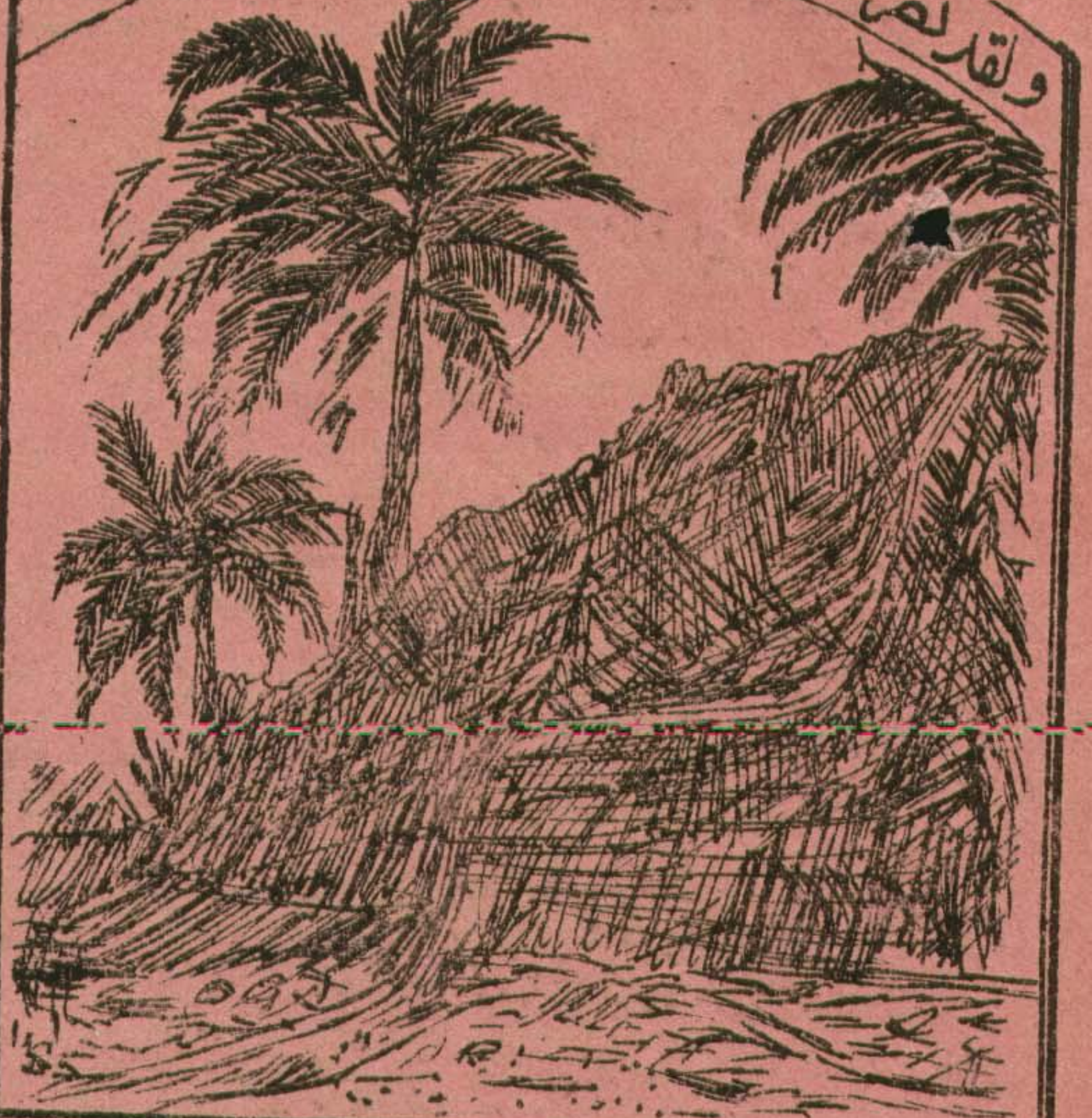


سبحان الذي اسرني في هذه السجدة  
سبحان الذي اسرني في هذه السجدة



QADR - QADIAN

۱۵ احادیث منتظره، اثر کامران

۱۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہما التحیۃ والسلام - مطابق - ۹ - فروری ۱۹۰۶ء - جمعۃ المبارک

سنة الف ليلة

چو گویم با تو گزالی چیداد قادیان مینی <sup>ایڈیٹ</sup> محمد صفاق عفی اللہ عنہ و بامینی شفا مینی غرض دارالامان مینی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما سلمانیم از فضل خدا  
 انجیل میں اسرارہ از ماوریم  
 این کتاب حق کہ قرآن نام دوست  
 آن سب کے کش محمد ہست نام  
 مرد او با شیر شد افریدن  
 ہست او خیر الرسل غیر الانام  
 ما از تو شیم ہر کجے کہ ہست  
 آنچہ را روحی دیا کسے کہ بود  
 ما از ماہیم ہر نور و کمال  
 اقتدا کے قول اور رجھا ہست  
 از ملائکہ از خیر کسے معاو  
 آن سہرا حضرت اھدیت است  
 معجزات او ہر حق اندر است  
 معجزات انبیاء سابقین  
 بر سہرا ز جان دل بیان است  
 یک سو دوری از دل عالیجناب

مصطفیٰ مارا امام دیشوا  
 سیم بریں از قدر دنیا بگذریم  
 باد و عرفان از انجام دوست  
 و امن پاکش بدست ما رام  
 جان شدو یا جان بدو عابد شدن  
 هر منوت را بشوخت تمام  
 زوده میراب سیراب کر هست  
 آن از غود از همان طایفه بود  
 وصل دلدار نسل بے او محال  
 هر چه زشت است شود پاک است  
 هر چه گفت آن مرسل بے العباد  
 سنگدل مستحق لعنت است  
 سنگران مورد لعن خداست  
 آنچه در قرآن بیانش بالیقین  
 هر که انکار کند از اشقیاء است  
 نزد اکثر مست مغفلان و تباب

اول بیت کنندہ کے محل سے عداوت بات کا لکے  
آئندہ اس نفقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے  
معتتب ہو گیا۔ دیکھ۔ کہ جسو کھڑا اور نازا اور بظری اللہ  
سے مفرور کلم غایت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے تیار ہو گیا  
اور نفسانی جوشوں کو بوقت ان کا مغلوب ہو گا اگر چہ کیسا  
ہی جذبہ پیش آوے۔ سو کہ یہ بلاناغہ جو بوقت نماز سوانح حکم خدا  
اور رسول کو ادا کرتا ہو گا۔ وہ جی اللہ سے نماز تہجد کو پڑھنے اور  
اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درو بھیجے اور ہر روز اپنے  
گناہوں کی معافی مانگے اور استغفار کرے نہیں وادامت احتیاً  
کرے گا اور دل محبت کے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اس  
کی حمد اور تعریف کو ہر روز وہ نیا اور دنیا گیا۔ چلدم یہ کہ عام  
خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی  
جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان کو  
نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت  
عسر و خسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دعا و داری  
کرے گا اور ہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک دولت اور مکملہ  
کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور  
کسی مصیبت کے وارز ہونے پر غم سے منہ نہ پھیرے گا۔ ملازم

خیر بڑا ہے گا ششم۔ یہ کہ اتباع رحم اور متابعت ہوا  
 کو جس بازار آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو کھلی  
 ہے اور پر کرے گا۔ اور قتل اللہ اور قتل الرسول کو اپنے  
 بت راہین دستور العمل قرار دیگا مسم یہ کہ کبیر اور خوات  
 کو کھلی چھوڑ دیگا اور قریبی احمد حاجی بنی دوزخ شعلاتی ہے  
 اور کیسی سے زندگی بسر کرے گا۔ ششم۔ یہ کہ دین اور دنیا  
 کی عزت اور حمد ہی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال  
 اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ  
 عزیز سمجھے گا۔ ہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی حمد و ثناء  
 محض شد مشغول رہے گا۔ اور جہان تک میں مل سکت  
 ہے اپنی خدا و طاقتوں اور نعمتوں سے نبی فرج کہ  
 فایہ پہنچائے گا۔ ہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت  
 محض شد باقر طاعت و معرفت انہم کہ اس پر تا  
 وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت  
 میں ایسا صلہ درجہ کا ہو گا کہ  
 اس کی نظیر دینی روشن  
 اور مخلص اور ہم  
 خدا مانہ خالق زمین پائی  
 نہ خالی ہو

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ اچھ میں اچھ ویکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرنا چاہتا ہے۔ اشھدان کا الہ اک الہ وحدہ لا شریک لہ و اشھدان صحیح  
عبدالہ و رسولہ۔ ہم بار سب میں اچھ کے اچھ پران تمام گناہوں کو توبہ کرتا ہوں خیفین میں گرفتار رہا ہوں جسے دل سے انکار کرتا ہوں کج سنانک میری طاقت بعد مجھ سے تمام گناہوں کو توبہ کرتا ہوں اور میں کو دنیا پر مقدم کہوں گا۔ استغفر  
لہ میں کل ذنب اتوب الیہ۔ ہم بار۔ اب الی ظلم نفسی و اعترفت بذنبی فاعف لی ذنوبی فانہ کا یغفر الذنوب اک انت۔ سو میرے رب مجھے اپنی جان پر ظلم کیا اور اس کی توبہ کرتا ہوں میرے گناہوں کو بخش کر تیرے سوا کوئی بخشے والا نہیں۔  
پھر اس کے بعد آپ صحاح میں مجلس بیعت کنندہ امداس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔



## بدار میسج

مورخہ ۲۴ ذی الحجہ مطابق ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

## خدا کی تازہ وحی

یکم فروری سنہ ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ تلتبعھا الرادفہ۔ ترجمہ۔ اس کے پیچھے آنے کی۔ پیچھے آنے والی۔ یعنی ایک کیا۔ اس کے بعد ایک آمد آئے ملا ہے۔  
۲۔ پھر بشارتی۔ خدا کی بات پھر بھدی ہوئی۔  
۳۔ واما ما ینفع الناس فیکث فی الاوضاع۔ ترجمہ۔ اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے۔ وہی زمین میں ٹھہرے گی۔ یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچائے واسے میں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی۔  
۴۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء۔ رات کے سو بجے کے قریب جب کہ بال نہایت زور سے گرج رہا تھا۔ الہام ہوا۔  
وہ اٹھو نمازین پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔  
فرمایا۔ اس وقت ہمارا شغل بھی ہوگا۔ کہ نمازین پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں۔  
۸۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء۔ تازہ الہام۔ زمین کبھی ہی۔ یا نبی اللہ کنت لایرید فی ترجمہ۔ اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہنچاتی تھی۔

بیزج ہمہ وغہ دوحۃ اسمعیل فاخفھا حتی تخرج ترجمہ۔ اس کا ہمہ وغہ باہر نکال دیا گیا۔ اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ کر کے بیان کیا کہ وہ ظاہر ہو جاوے۔

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور کو الہام ہوا کہ ۲۵۔ فردی کے بعد جانا ہوگا تو کیا اب ہم شہر کے باہر کوئی مکان لے لیں۔ فرمایا اس کا مطلب ہم ابھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ کیا ہے۔ اور نہ ہم ابھی باہر جانے کے واسطے کوئی مشورہ دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے خرقا کہ وقت میں بچ رہتا محض اندھیلے کے قتل اور جسم پر منحصر ہے۔ صرف اندر رہنا یا باہر جانا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ یہ تو ظاہری اسباب ہیں۔ اصل بہت یہ ہے۔ کہ سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہئے۔ استغفار بہت کرنا چاہئے۔ اور اپنی حالت میں ایک تبدیلی کرنی چاہئے۔ سو اس کوئی مشورہ کی نہیں۔ زور دینا تعلق سوا تر اس بات پر جو کہ میں عرض میں آئی ہیں۔ یہی بات لوگوں نے ویسے نہ سمجھ لی ہے۔

## قادیان اسکول ٹیم

آلیا ٹرینمنٹ میں شامل ہونے کے واسطے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کی ٹیم اس دفعہ بنا لگئی۔ یہ پہلی دفعہ ہے۔ کہ اس مدرسہ کے طلباء کھیلوں کے مقابلہ میں شامل ہوئے۔ مگر باوجود اس کے بعض کھیلوں میں وہ مردوں سے لچھے ہے۔ بعض میں اور بھی کہ برابر اور بعض میں انعام لیا۔ بالخصوص جہات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے۔ کہ ٹرینمنٹ میں جس قہدا ساد اور افسر دوسرے مدارس کے شامل تھے۔ ان میں سے ہمارے مدرسہ کے طلباء کے حسن اخلاق۔ نیکی۔ دینداری کا اعتراف کیا اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے طلباء بھی قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کا نمونہ اختیار کریں۔ کھیلوں میں جو کامیابی ہوئی۔ یہ شیخ عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ اسٹرٹل اسکول و اسٹرٹل اسکول صاحب سپر وائزر آف گیمس کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہے۔ اس کھیل میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مفصلہ ذیل طلباء کو انعام ملا۔

انعام فٹ بال میچ	عابد	قادیان کی فٹ بال ٹیم کو ملا
رستہ کشی	میر	کی ٹیم کو ملا
کالی جھپ	عمر	محمد رفیع خان طالب علم سوم مل
گولر پھینکنا	عمر	غلام حسین طالب علم فورٹھ مل
کوہڑ ساہل رہیں	عمر	محمد رفیع خان
سوز و دوز	عمر	عبد العزیز
پیشیٹ کرکٹ فیلڈنگ	عمر	منظور علی
پیشیٹ فٹ بال فیلڈنگ	عمر	محمد رفیع خان
کپٹن کرکٹ	عمر	محمد شفیع

جناب زاد حسین صاحب رئیس بنالہ نے صبر و پور سے انعام دیا۔ جس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔

## یوم عید

قادیان میں عید الفطر آپ کے دن ۵۔ فردی سنہ ۱۴۰۶ء کو ہوئی۔ لاہور۔ امرتسر اور دیگر مختلف مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے۔ مسجد اقصیٰ میں عید کی نماز ادا کی گئی۔ اور نماز ظہر اور عصر بھی جمع ہو کر مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی۔ ہر سہ نماز میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود و مسیحا قیامت میں تشریف لے گئے تھے حضرت مولوی نور الدین صاحب عید کی نماز پڑھائی اور وہ خطبہ پڑھے۔ ایک عید کا خطبہ اور دوسرا نماز ظہر و عصر خطبہ کفاح برادر عزیز محمد اسحاق صاحب بن حضرت سیر نامہ صاحب صاحب۔ خطبہ اول میں حضرت مولوی صاحب عید کو اجتام کی فلسفی بیان فرمائی۔ اور خطبہ کفاح میں مختصر پرورش الفاظ میں دعاؤں کے اثر اور دعاؤں کی ضرورت کی طرف اشارہ فرمایا۔

لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب۔ صفی محمد حکیم صاحب۔ چودہری فتح محمد صاحب۔ چودہری ضیاء الدین صاحب۔ مسٹر تیمور۔ میان مولیٰ الدین صاحب۔ حافظ محمد اسحاق صاحب۔ میاں عبدالحق صاحب۔ دو گربہ بیت سے دوست تشریف لائے تھے۔ امرتسر سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب سرکار فضل حق صاحب۔ اسٹرٹل اسکول صاحب۔ صفی صاحب وغیرہ احباب۔ ایسا ہی اور مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے جن میں سے بعض اسی دن بعض دوسرے دن واپس چلے گئے۔ ہر دو تقریریں انشاء اللہ تعالیٰ انبار میں شائع ہوں گی۔

## نار روس اور مسلمان

یظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ناروس نے سب جان لیا کہ ان کی حکومت میں جس قدر رعایا ہیں۔ ان میں سے بڑے زیادہ وفادار مسلمان ہیں کیونکہ سختی و مصیبت کے وقت (جیسا کہ مسلمانوں کی عام صلیت ہے کہ جہان سہنے میں اور جس سلطنت کے زیر سایہ حکومت رہتے ہیں) یہی مسلمان زانکے مددگار و پشت دہا رہے۔ اللہ نے روس کے اسلامی اخبار ترجمان سے نقل کر کے لکھا ہے کہ گورنر ناروس کا قصد ہے کہ ایک خالص اسلامی کالج شہر ولادیمیر قاز واقع صوبہ کوہ قاف میں قائم کرے۔ اس اسلامی کالج میں روس کے وہ مسلمان طلباء تعلیم پائیں گے۔ جو ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس کر چکے ہیں۔ اس میں عربی علوم اور تمام اسلامی فنون کی تعلیم دی جائیگی اور علوم جدیدہ کی تعلیم روسی زبان میں ہوگی۔ (البیان)  
**شراب خانہ خراب**۔ یورپ میں بلجیم کی آبادی کم ۳ ملین سے زائد نہیں ہے۔ لیکن ایک لاکھ ۹۰ ہزار شراب خانے ملک میں موجود ہیں یعنی ہر ۳۰ شخصوں کے لیے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں ایک ایک شراب خانہ بھی ہے۔ گذشتہ نصف صدی میں بلجیم کی آبادی میں فی صدی ۵۰ کی ترقی ہوئی لیکن شراب خانہ فی صدی ۲۵۰ زیادہ ہوئے ہیں۔ بلجیم سال میں ۵۰ گالین شراب پیتے ہیں اور مجموعی مقدار میں دیکھو کہ لاکھ ۲۰ ہزار شرابی شراب میں پرخ کھاتے ہیں۔ یعنی روزانہ ۵ ہزار ۲۰ سو شرابی کی شراب خور ہوئی ہوگی جس سے اسیر اور سنی خاندان ملے سیر سالانہ کا حساب بالا وسط ہے۔ اس شراب خوری و اسراف کا نتیجہ یہ ہے کہ تعداد و حجم بہت بڑھی ہوئی ہے۔ مجرمین میں فیصدی ۸۰ خود کشی کرتے ہیں۔ ۴۰ قید خانے میں رہتے ہیں۔ ۱۰ فقر و فاقہ میں بسر کرتے ہیں اور ۵۰ فیصدی مجنون اور پاگل ہیں حقیقت میں اسلام نے شراب کو حرام کر کے نوع انسان پر غیر معمولی احسان کیا ہے۔ (البیان)

جان و دہم ذرا جلال محمد است۔ خاک شاد کو چہ ال محمد است ویدم بعین قلب شہید گوش بوش۔ دہر مکان ندائے جلال محمد است این چشمہ رواں کہ بخلق خدا ہم۔ یک قطرہ بجز بحر کمال محمد است این آتش ز آتش میر محمد است۔ این آب من آب نال محمد است



گنجینہ اشعار

حقوڑے دنوں میں ولی بن جاتے۔ جو شخص خدا کا ہوتا ہے۔  
 خدا اس کا ہوتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دیکھا  
 دینا چاہتا ہے۔ وہ خود ہو سکے میں ہے۔ دنیا میں ایک عقائد انسان  
 کسی کے دیکھنے میں نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ کس طرح کسی کے دیکھان میں  
 آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعال ہر کی جڑ و نیکی محبت ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ  
 جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ وہ یہی دنیا کی  
 محبت ہے۔ سوتے۔ جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ ہر وقت لوگوں  
 کو دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا  
 تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں۔ لیکن  
 جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی عظمت  
 کو دل میں قائم رکھنا چاہیے۔ اکثر لوگ تھیلی پر سر سون جمانا چاہتے  
 ہیں۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام نہیں لے۔ صرف  
 بھونک مار دینے سے کام نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
 کیا یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ میں اتنے پر ہی راضی ہو جاؤں گا۔ کہ  
 وہ موصوفے کے دیویں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش  
 نہ کی جاوے۔ اگر یہ سنت ہوتی۔ کہ بھونک مارنے سے سب  
 ولی ہو جاویں۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور  
 اپنے اصحاب کو امتحان میں ڈلو کر ان کے سر نہ لگو دیتے۔ وہ  
 بے وقوف نہ تھے۔ جو خیال کرتے تھے۔ کہ معرفت الہی کا حاصل کرنا  
حلوئے سب دور ہے۔ ہر ایک نعمت محبت اور معرفت  
 کو چاہتی ہے۔ مندوں میں یہی دیکھو کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ  
 جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ جیسا یون میں  
 یہی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باقی  
 نہیں رکھیں۔ اور ایسا زور نہیں دیا۔ تاہم یہ حکم ہے۔ کہ قدر  
 اخلاص میں ذکیا۔ نجات وہی پاسکتا ہے۔ جو اپنے نفس  
 کا تذکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چھوڑی جو کچھ سب  
 باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جاوے۔ جس نے  
 دین کو مقدم کیا۔ وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے  
 ساتھ ٹا دینا چاہیے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیے۔  
 یہی دین کا خلاصہ ہے۔ جتنے بڑے طریق ہیں۔ ان سب  
 کو ترک کر دینا چاہیے۔ تب خدا ملتا ہے۔ دنیا میں دراصل  
کوئی شے بری نہیں۔ لیکن ہر ایک شے بدستوری ہے۔  
 بری ہو جاتی ہے۔ ورنہ ریاہ بھی برائیں اگر خدا کے لئے  
 کوئی ریاہ کرتا ہے۔ تو وہ بھی ایک نیکی ہے۔ اس کی مثال  
 اس طرح سے ہے۔ کہ جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے اور  
 لوگوں کے سامنے دیتا ہے اور دل میں یہ نیت رکھتا ہے  
 کہ لوگ مجھ سے خوش ہو جاویں۔ تب وہ گناہ ہے۔  
 لیکن اگر دل میں یہ نیت رکھتا ہے۔ کہ میری خیرات کو دیکھ  
 کر دوسروں کے دل میں بھی نیکی کا شریک پیدا ہو۔ ورنہ  
 یہی صدقہ دن۔ تو ریاہ جائز اور موجب ثواب ہے۔ ایسا ہی  
 جو نماز لوگوں کے واسطے لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی

ہے۔ وہ تو ریاض الدین داخل ہے۔ لیکن جو نماز نیک بندوں کی تاثیر  
مجتب سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے اور حکم خدا اور رسول کے  
مطابق مسجدوں میں وقت مقررہ پر ادا کرنے کے واسطے پڑھی  
جاتی ہے۔ اس میں ثواب ہوتا ہے۔ پس مسجدوں میں بھی نمازیں  
پڑھو۔ اور گھروں میں بھی نمازیں پڑھو۔ ایسا ہی اخلاق بھی محل پر پختہ  
جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص کفار کے  
مقابلہ میں اکڑ کر نکلا۔ اس حضرت علیؓ نے دیکھ کر فرمایا کہ  
خدا تعالیٰ کو کسی کا اکڑ کر چلنا پسند نہیں۔ مگر اس وقت اس  
شخص کا اکڑ کر چلنا پسند ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے کوئی  
شے بری نہیں بنائی۔ ہر ایک شے کی بد استعمالی اس کو بُرا بنادیتی  
ہے۔ تم یہ کوشش کرو کہ ہر ایک قوت کا استعمال اس کے محل  
پر ہو۔ اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے کہ ہر ایک قوت کو محل پر  
استعمال کرنا سکھاتی ہے۔ ان لوگوں پر افسوس ہے جو صرف  
میٹھی باتیں سن کر فریب کیا جاتے ہیں۔ صادق ہر حالت میں دوسروں  
کے واسطے شہرینہ ہی نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ ماں ہر وقت بچے  
کو کوسنے کے واسطے شیرینی نہیں دے سکتی بلکہ وقت ضرورت  
کڑوی دوائی ہی دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک صادق مسلم کا حال ہے  
یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے۔ خدا ایسا ہے کہ سچا خدا  
ہے۔ سہارے خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو صفات ہم  
خداوند کے واسطے چاہتے ہیں وہ وہی ہے۔ کوئی اپنے لئے نہیں چاہتا  
فخر یا ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی ایسا جبرہ ہو  
جہاں عیسائیت کا وعظ نہیں پہنچا۔ تو قیامت کے دن ان لوگوں  
سے کیا سوال ہوگا۔ تب خود ہی جواب دیتا ہے کہ ان سے یہ  
سوال نہ ہوگا کہ تم یسوع پر اور اس کے کفارے پر ایمان لائے تھے  
یا نہ لائے تھے۔ بلکہ ان سے یہی سوال ہوگا کہ کیا تم اس خدا کو مانتے  
ہو۔ جو اسلام کے صفات کا خدا واحد لاشریک ہے۔ اسلام کا  
خدا وہ خدا ہے کہ ہر ایک جنگل میں رہنے والا فطراناً مجبور ہے  
کہ اس پر ایمان لائے۔ ہر ایک شخص کا کائنات اس اور نور قلب  
گواری دیتا ہے کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے۔ اس حقیقت  
اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی۔ آج کے مسلمان  
بھول گئے ہیں۔ اور اسی بات کو چھ قایم کر دیا جہاں کام ہے  
یہی ایک عظیم الشان امر ہے۔ جن کو یہ کہہ کر کہ ہم کہہ

ہیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہ تو آپ ضرور پہنچے

کیا آپ نے اخبار کی قیمت سبب ادا کر دی ہے؟ کیا آپ کے نام کیہ بقایا تو ہیں؟ کیا آپ نے اخبار کے واسطے کوئی نیا خرید اپنا کیا ہے۔ کیا آپ اخبار کی بہتری کے واسطے کوئی تجویز پیش کر سکتے ہیں؟ -



بسم اللہ الرحمن الرحیم - بخمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم  
 جی ہئی اللہ جناب مفتی صاحب - ذیل میں اپنی وصیت  
 تحریر کرتا ہوں۔ میری وصیت یہ ہے کہ میری جائیداد میں سے  
 میں شائع کر کے مشکور فرماؤں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم - بخمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم  
 الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ  
 اجمعین۔ اے اللہ - رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام نے بطور آخری وصیت حال میں شائع فرمایا ہے۔ میں نے غور سے

باتھیر پر بیعت کرنے کا بھلا فیض مجھ عاجز کو بھی غور حاصل ہے  
 امد میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ حضرت میرزا غلام احمد  
 قادیانی علیہ السلام دی مسیح و ممدی اور حکم و عدل میں جن  
 کی بارگاہِ نبوت کے ساتھ الٰہی کی ملامت سے وہ ایک  
 فالحمد للہ رب السموات والارض رب العالمین والکریم  
 فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم۔  
 (۲) میری جائیداد جو فیض اللہ تعالیٰ میری خود حاصل کردہ ہے منقولہ  
 ہو یا غیر منقولہ میری وفات کے بعد تفصیل ذیل تقسیم کی جاوے  
 اول جو فرض میری دستخطی یا از روئے شرعی شہادت ثابت

قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جائیداد میں سے منقولہ ہوں۔ کیونکہ وہ  
 ازواج کی ملکیت ہوں گے۔  
 (۳) میری وفات پر میری وصیت کو موجب قواعد مندرجہ رسالہ الوصیت  
 ایک چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اہل اہل قادیان کے محض ہر تین  
 میں دن کیا جاوے۔ اور اگر میری موت قبل از تکمیل قبرستان واقع ہو  
 تو میری وصیت کو اہل اہل میں رکھا جاوے۔ جب تک قبرستان طیار ہو جاوے  
 (۴) میری ہر دو ازواج بھی بندگان میری تحریر وصیت کرتی ہیں۔ کہ ان  
 کی وفات کے بعد ان کے مال میں سے ایک حصہ یا پانچواں حصہ زیر  
 ہدایات رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود  
 علیہ السلام یا آپ کے جانشین  
 امین کے سپرد کیا جاوے۔ اور  
 ان کی تدفین ہی حسب قواعد رسالہ  
 کے قبرستان میں کی جاوے۔

ان وصیتوں میں تغیر و تبدل  
 کرنے کا کوئی شخص مجاز نہیں۔  
 البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کو اختیار ہوگا۔ کہ کوئی امر  
 بلحاظ احکام شریعت قابل اصلاح  
 و یکمین۔ تو اصلاح کر دیں۔ اور یہ  
 اصلاح بطور جائز ہوگی۔  
 بالآخر میں شہادت کرتا ہوں  
 دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں  
 اسلام میں ہی زندہ رکھے اور  
 اسلام پر ہی وفات دے۔ اور میری  
 اور میری ازواج کی وصیت سچا  
 بنے حصول رضا الٰہی کا موجب ہو  
 آمین۔  
 اللہ من اہیتہ منا  
 فاحیہ علی الاسلام ومن  
 توفیتہ منا توفیہ علی الاہل  
 ربنا فاغفر لنا ذنوبنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## بیت اللہ

Digitized by Khilafat Library

شکریہ ہے۔ اس حسن حقیقی کام میں نے اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ اہل اہل کو نہ دیکھا تھا۔ اور صلوة اور سلام اس نبی کریم  
 پر جس سے بہتر فطرت انسانی کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ اور جس نے فرمایا۔ لم تزل امتی ابین  
 مثل الکحل۔ میں دیکھ گیا۔ تو علاقہ و محبت کو نبیوں کے لئے بستر نکاح سے۔ آج عید کا دن۔ خوشیوں  
 کا دن ہے۔ ایک عید کی خوشی اور دوسرے چارے دو بیاروں کے درمیان مبارک تعلق کی خوشی۔ حضرت مسیح موعود  
 علیہ السلام نے آج رات روایا میں دیکھا تھا کہ میان محمد اسحاق پسر حضرت میرزا ناصر صاحب اور صاحب بی بی بنت صاحبزادہ  
 منظور کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے۔ سو آج ہی یہ روایا پورا ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک  
 خاص جوش کے ساتھ بعد جمع نماز نظر و فکر سے میں جان خود حضرت امام جی رونق افروز تھے۔ غصہ نہیں تھا  
 اور جان میں پر خدا تعالیٰ کے فضل خاص کا ذکر کیا۔ خطبہ انشاء اللہ لگے ہفتہ کے اخبار میں شائع ہوگا۔ اس وقت  
 ہم سچے دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دو گھنٹوں کے واسطے ان کے معزز والدین  
 کے واسطے تمام خوشی و قارب کے واسطے دوستوں عزیزوں کے واسطے موجب برکت اور رحمت کا کرے  
 اور اس خوشی کی تقریب پر ہم دلی جوش کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں  
 اور مبارکباد کہتے ہیں۔ میر صاحب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المؤمنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں  
 والدہ محمد اسحاق کی خدمت میں اور اپنے پیارے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں (خدا ان کو ہمیشہ صحت  
 عافیت کے ساتھ رکھے) اور میری منظور صاحب کی خدمت میں۔ عزیز محمد اسحاق کے۔ اس مجھے خاص مجرت ہے  
 خدا اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ آمین  
 ”بدون“ ۵۔ فروری سنہ ۱۹۲۸ء

پڑا۔ اس کے مطالعہ سے دنیا و  
 مافیہا کی بے نیالی کا نقشہ آنکوں  
 کے آگے چھل گیا اور یہ سمجھ کر شاید  
 موت کا پیام کس وقت آجاوے  
 اور پھر اس وقت کچھ کہنے یا لکھنے  
 کا موقع نہ مل سکے۔ اور اس طرح  
 زندگی کے ایک آخری اور ضروری  
 امر کے اظہار سے قاصر رہ جاؤں  
 میں نے ارادہ کیا کہ اپنی وصیت  
 قلمبند کر کے شائع کروں۔ چنانچہ  
 میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر  
 جان کر بقایا ہی ہوش جو اس دلی  
 میں اپنی وصیت تحریر کر کے شائع  
 کرتا ہوں۔ اور سچے دل سے دعا  
 کرتا ہوں۔ کہ مولانا کریم میری اس  
 تحریر کو اپنی رضا جوں کا ذریعہ  
 بناوے۔ آمین

### وصیت

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک  
 واشھد ان محمد عبیدہ ورسولہ  
 اعنت باللہ و ملائکتہ و کتبتہ و رسلہ  
 والیوم الآخر والقد خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت  
 (۱) میں صریح دل سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں۔ کہ سیدنا و  
 مولانا حضرت محمد مصطفیٰ و احکم حجتہ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات  
 خدا تعالیٰ کے مقررہ اور کل مسلمانوں کے سرور اور خاتم النبیین ہیں  
 اور قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے۔ جس میں ہدایت اور  
 اور شفا کامل طور پر پھر ہے۔ میرا اس سب سے غفلت نہ رہے  
 آئمہ مدینین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی ایمان ہے۔ جو اپنے اپنے  
 وقت پر بتائے اللہ حمایت و حفاظت دین متین کے لئے ممتاز  
 و مبعوث ہوئے۔ جن کے قائم علیہ صلوٰۃ اللہ و سلام کے مقدس

ہو۔ وہ ادا کیا جاوے پھر باقی کا نصف یعنی او صاحب ہدایات رسالہ  
 الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور کے مقرر کردہ امین  
 کے ذریعہ اعلیٰ کے کلمہ اسلام و اشاعت دین نبی ذوالاکرام صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں صرف کیا جاوے اور یہ نصف اغراض مذکورہ کے  
 لئے بلا توقف حضور صرح یا آپ کے مقرر کردہ امین کے حوالہ کیا  
 جائے۔ باقی زندہ شہد جائیداد میرے جائز و شرعی ہر  
 صرف احمدی ہوں نہ غیر بموجب احکام قرآن شریف تقسیم کی  
 جاوے۔  
 (۲) جو زیورات میری وفات کے وقت میری ازواج کے

کھنڈا سیات و توفان ام کا ہوا  
 امین برحمتک و بفضلک یا ارحم الراحمین۔  
 ۵۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۷ ہجری مطابق ۳۰ فروری سنہ ۱۹۲۸ء  
 احقر العباد شاہ دین احمدی ولد میان شیخ احمد صاحب مرحوم  
 مستوطن موضع ساہووالہ۔ ضلع سیال کوٹ۔ حال اسٹیشن ماٹر  
 نارنگہ ویرٹن ریلوے۔ لارنس پور  
 دعا مدد۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول  
 لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے ارجاب سے  
 دعا کی درخواست کرتا ہوں۔



## جرمنی قونصل کا اسلام

دراکٹس کا سابق جرمن قونصل مسلمان ہو گیا۔ موجودہ قونصل کو اس کے اسلام کی خبر پہنچی۔ تو وہ فوراً اس کے مکان پر آیا۔ اور پادریوں کا بھی ایک گروہ حاضر ہوا اور سب نے چاکر اس کو کچھ عیسائی نبالین لیکن اس نے ان سب کا جواب ان لفظوں میں دیا کہ وہ اشد ان لا الہ الا اللہ و اشد ان محمد رسول اللہ (القاضی و مفتی و محاسب اور شاہی اسٹان کے اف۔ او۔ ایڈیٹر صفیہ رحمان) کو یہ خبر پہنچا تو وہ بھی خوش ہوئی اور بادشاہ نے اس کو لوہا کر نعلیت عطا فرمائی اور نہایت تعظیم و تکریم کی (البیان)

## اسلام و ادب

### اسلام پر ایک جدید کتاب

ذیل کا مضمون الیویڈ مورخہ ۲۰ نومبر سے لیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور نے اس کو جونیو ۱۱ جنرل مورخہ ۶۔ نومبر سے نقل کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

اسلام کے متعلق بہت کم کتابیں یورپ و امریکہ میں چھپی ہیں جس سے اسلام کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس سے ضروری ہے کہ اس عنوان پر جو کتاب چھپے ہم اس سے ناظرین

کو آگاہ کرتے ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں کاؤنٹ ہنری وی کاشری نے تحقیق اسلام کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی تھی جس کی ہم اپنے ناظرین سے معافی کرنا چاہتے ہیں۔ کاؤنٹ وی کاشری اور میڈم لوئین دونوں سے ایک ہی خیال ہے عربی قوم اور دین محمدی کے متعلق کتاب لکھوائی۔

میڈم لوئین کی کتاب کے مضامین خاص کر لطیف اور دلکش اور پڑھنے میں حد درجہ کے دل چسپ ہیں۔ کیونکہ اس کے شوہر فادر یاسنٹس کے واقعات معلوم ہونے کے علاوہ اس کتاب میں یورپ و تونس و مصر و شام میں جو سفروؤں نے کئے ہیں۔ ان کے حالات بھی ہیں۔ اور مسلمانان مشرق اور عیسائیوں اور یہودیوں کے حالات جانچ کر لکھے ہیں۔ میڈم نے مسلمانوں کے عادات و اطوار اور ان کی زندگی بسر کرنے وغیرہ کے جو حالات لکھے ہیں۔ وہ خاص کر نہایت مفید ہیں۔ کیوں کہ ان سے اسلام کی تفصیلات ظاہر ہوتی ہیں۔ مصنفہ کتاب عیسائی ہے۔ تو گویا جو اس کی کتاب عنوان ہوا۔ وہ اسلام ایک عیسائی عورت کا نظر میں ہے۔

اس کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام کے معنی سمجھ گئی ہے۔ اور اس کے پاکیزہ سنن و عادات واقف ہے۔ جس کی گنجائش ایک بڑی قوت اور جس کی آئندہ حالت کا زمانہ کفیل ہے۔ یہ بات فادر یاسنٹس نے سمجھ لی ہے۔ حقیقت اسلام کے متعلق وہ ایک مضبوطی لکھتا ہے کہ اب تک حقیقت توحید کے متعلق جتنے

مذہب لکھے۔ اسلام سب میں زیادہ صحیح اور قوی ہے۔ یہ حقیقت واقعی بات ہے۔ گو مسلمانوں میں بعض اوقات اور اور ہر آدمی کی باتیں داخل ہو گئی ہیں لیکن ان کا دین توحید کے معنی میں عیسائیوں کے دین سے اچھلے ہے۔ خواہ وہ کیتھولک ہوں یا پراٹسٹنٹ۔

یہی وہ کہوٹی ہوئی حقیقت ہے جس کو میڈم لوئین اپنی کتاب میں علانیہ دکھا رہی ہے۔ اس نے اپنی تحریر کی ابتدا اسی کے اقرار سے کی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے نفس کی تاثیر سے لکھا ہے۔ وہ خدا کے متعلق۔ جو خالق اور پرہیزگار اور ہر چیز پر نگاہ رکھنے والا ہے۔ اس کے استحقاق پر اس نے کچھ لکھا ہے۔

اس کا کہنا افعال و معجزات مسلمانوں کے ساتھ بالکل مدافعت ہے۔ مدبرین انگریزوں کی مداخلت کے متعلق وہ لکھتی ہے کہ مصر میں تین قسم کے تسلط ہیں۔ ایک انگریزوں کی مداخلت کا تسلط۔ دوسرا خدیو کا تسلط کہ یہی محبوب بھی ہے۔ تیسرا سلطان روم کا تسلط جو بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس ملک کے مالک ہیں۔ اور اندر میں ان سب کے اوپر ہے۔ کوئی مسلمان اگر مصر کے متعلق کچھ کہتا تو مسلمانوں کے دلی خیالات کو اس کی زیادہ عمدگی سے ظاہر نہ کر سکتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ میڈم لوئین اسلام کی بے انتہا تعریف کے عیسائیت کی خوبیوں کا انکار کرتی ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے کہ ہم اہل یورپ کو اس مذہب کی خوبیوں سے جس کو جیسا کہ جانتا چاہیے ہم نہیں جانتے۔ ہم کو واقف کرے۔ شاید اس سے مشرق اسلام اور مغرب عیسائیت میں تعلقات پیدا ہو کر جو نفس عزیز کا اعلیٰ درجہ کا مقصد ہے۔ (البیان)

## نظر

مولے تو ہے ہمارا

ثانی نہیں تمہارا

ہر جا ہے تیری قدرت

ہر دم تیری رحمت

ہر جا ہے تو ہی تو ہے

تیرا نام تو کہو ہے

دنیا نہ ماہ پر تھی

گمراہ سر بسر تھی

تھی مصطفیٰ کی امت

انھوں نے لی یہ ہمت

کل بھٹا جو آسمان میں

تو نے لے لے جہاں میں

تو نے بہن دکھایا

کیوں کہ ہو حمد تیرا

میں نے اسے خدایا

اس نے مجھے جھلایا

ہے جان سے بھی پیارا

ڈھونڈا جان سارا

ہر بات تیری حکمت

مجھ پر ہی آشکارا

ہر جان پہ تیری کوس

دیکھا جان سارا

دین کی نہ کچھ خبر تھی

یاں تھا نہ کوئی چار

اکی خدا کو غیرت

اس قوم کو سفقار

آیا وہ قہار یاں میں

تازل کیا دودیا را

خوش رنگ یہ سیجا

امکان نہیں ہمارا

تیری مدد سے پایا

دیکھا نشان بھارا

دشمن جو اس کا آیا

بھڑک نہ زندہ آیا

لیکھو جو آگے آیا

کیا خاک پر بچھایا

اتم نے سر رکھا لا

سر اس کا کچل ڈالا

جب کرم دین سے چھڑا

کیا غرق اس کا بیٹھا

دیکھنے سے بے ہوشا

ملا غم ان سے زنی زان

پہنچی وہ کل جہاں میں

جس طرح نیستان میں

وہ سے جو سب سناے

کیوں کہ کوئی لگا کے

ہے نور کا شجر یہ

دنیا کا ہے قمر یہ

اشرف ہے عاصی بند

ہر دم بفضل تیرا

ہر رخ سے بچانا

بھائیوں سے ہر جامیا

اے میرے مادی رازق

اس کا میں ہو کے عاشق

ہو کر نشان کا عامل

ہو جائے نشا حاصل

ہر دم سے یہ تمنا

جس کام میں یہ نیجا

محمد علی اشرف ریلوگ۔ لاہور

تو نے اُسے بھگایا

ایسا اُسے پھیلا

خیمہ کھڑی کھانا

دے کر بغل میں آنا

ہوا اس کا منہ بھی کالا

تھپڑ اُسے جو مارا

تیسرا لگا تھپیڑا

ہوا کیسا پارا پارا

دین کو کس طرح نہ بھانا

جگہ میں کراہتا رہا

ہر کون اور مکان میں

کسے آگ کا شرابا

صادق بن ہم نے پالے

گن کر حساب سارا

اجڑا کبے شریہ

جوں باغ میں ہزارا

اس کو بھی کرنا چھکا۔

مسعود ہو ستارا

کوئی ابتلا نہ لانا

ہر دم رہے دارا

میدی سے تیرا صادق

دیکھوں ترا نظارا

ہو جاؤں اس میں کامل

ہو تیرا گواشا را

حاصل ہو میرا شمار

میں نے الہی مارا

ان کی طرف سے صدمے

یہ خیال ہے۔

وہ ستوا اٹھو اور توجہ کرو

کہ یہ امداد کا وقت ہے

اخبار بدد کا حال ہمیشہ یہ

نہیں رہے گا۔ کہ

بار بار آپ سے مدد مانگی جاوے



## قسمت بیورو

لے خدا ہمیں بیورو کی اجازت سے پرا

آج کل دوس کے ملک میں بیورو کیل کا جو حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس سے تمام اخبار میں دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں بے دریغ قتل کئے گئے۔ اور ان کے بال بچے نہایت بے رحمی کے ساتھ مذہب اور رسم و رواج کی عیسائیوں نے تہ تیغ کر دیے۔ لاکھوں اس مصیبت کو دیکھ کر اپنا گھر بار مال اسباب وطن چھوڑ کر اور فقط جانیں لے کر دوسرے ملکوں میں ہجرت کر چکے گئے اور غنیمت جانتے ہیں کہ جانیں ہی بچ گئی ہیں۔ تعجب ہے کہ سلطان روم کے ملک میں ایک ایسی باغی عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا ہے۔ تو سارا یورپ چلا اٹھتا ہے۔ رازداروں طرف سے فریادیں جاتی ہیں۔ لیکن لاکھوں غریب بیورو کو کبے گناہ اور بے قصور خون بہایا جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی باز پرس کرنے والا نہیں۔ کوئی ان کی حمایت کرنے والا نہیں۔ یہ کیا سبب ہے۔ کہ زمانہ کی تہذیب کے دعوے بھی بھری خوش قسمت ہی کے کام آتے ہیں۔ ورنہ جس نے ظلم اٹھانا ہو سکے۔ وہ اب بھی پہلے سے زیادہ ظلم اٹھا رہا ہے۔ آخر اس قدر ذلت اور خواری کا جو اس قوم بیورو کے حصے میں آئی ہے۔ راز کیا ہے؟

اس کا زور ہی قرآن شریف کی پیش گوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم انبسیا کی مخالفت کی وجہ سے ایک غضب اور لعنت نازل کی ہے۔ یہ قوم خدا کے غضب کی شے ہے اور لعنت میں ہے یعنی وہ بدنام و بے عزت ہے۔ غدا ان کو دیا گیا ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ یہ قوم ساری دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی پاری قوم ہوتی تھی۔ اس کی خاطر دوسری قوموں کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ خدا نے اس قوم کی خاطر فرعون جیسے شاہ وقت کو بے لکھ کے سمن زمین غرق کر دیا۔ اور ایک یہ قدرت ہے کہ جب اس قوم نے خدا کے انبیاء کے ساتھ دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کی خدمت کی ناشکری کی۔ تو خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور اب وہ بدترین ذلیل اور خوار پھرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں اور کوئی ان کی ہمدردی کرنے والا نہیں۔ گویا وہ انسان ہی نہیں پھر بھیڑیہ کیون کی طرح ذبح ہو جاتے ہیں اور کوئی ان پر رونے والا نہیں۔

اس یہ نصیبت اس قوم پر آج ہی نہیں۔ بلکہ جب کہ ان کے درمیان ان کا آخری نبی آیا۔ جس کا نام عیسیٰ مسیح تھا اور وہ بھی بھی ان کے مردوں میں سے کسی کا لفظ نہ تھا۔ کیونکہ خدا اس وقت اس قوم پر ناراض ہو چکا تھا۔ اور خدا نے نہ چاہا کہ ان میں سے کسی کا بیٹا آخری نبی اس قوم کا ہو۔ اور پھر آگے وہ نبی خود ہی لاؤں گی راء اولہ ہی مر گیا جس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ اس قوم میں سے اب نہ تو سلسلہ کا خاتمہ ہو۔ اور وہ نبی بھی صرف اس واسطے مبعوث ہوا

تھا۔ کہ اپنی قوم کو گناہوں سے توبہ کرے۔ کہ توبہ کرے اور بدکاریوں اور بدرفتاریوں سے توبہ کرے۔ اور اب یہ سلسلہ نبی اسحاق میں شروع ہو گا۔ پس تم میں سے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائیں گے۔ وہ بچ جائیں گے۔ اور بدسورہ صالصال کی رحمت میں سے حصہ دار حاصل کریں گے اور بادشاہتوں کے دربار میں ہوں گے۔ باقی سب وہ بدترین ذلیل اور خوار ہوتے پھریں گے۔ اور ہلاکت کا راہ دیکھیں گے۔ اس سیم کے زمانہ سے لے کر آج تک یہ قوم ہلاکت اور تباہی اور ذلت دیکھ رہی ہے۔

ان دنوں یورپ اور کچھ کے لیے پڑے بیورو کی ایک کمیٹی نے اپنی گزارشتہ تاریخ جزائیہ علوم رسوم وغیرہ پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جو بارہ ضخیم جلدوں میں ختم ہو گی۔ اس میں سے دس جلدیں چھپ چکی ہیں اور ہمارے پاس پہنچ گئی ہیں۔ میں نے اس کا بہت حصہ دیکھا ہے۔ کتاب کیل ہے۔ قرآن شریف کی پیش گوئی کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو صفحہ کھولو۔ یہی لکھتا ہے۔ یہاں مارے گئے وہاں پیٹے گئے۔ اس جگہ قاتل بد گئے گئے۔ اس جگہ ملک سے خارج کئے گئے۔ کہیں ذلیل ہوئے۔ کہیں جگہ قتل ہوئے۔ نہ کوئی بادشاہ رہا۔ نہ کوئی امیر رہا۔ نہ کوئی سلطنت باقی رہی۔ ان کا قصہ پڑھ کر ایک عجز حاصل ہوتی ہے۔ لوگ تعجب کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کس طرح بدنام و بدعزت بن گئے۔ یہ ان کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بدنامی کی وجہ سے عزت ہے۔ کہ وہ تماشہ دکھلانے والوں کی روزی خور بنے۔ اور چڑا گھر کی نیت ہوا ہے۔ یہ تو بندے ہی گئے گئے۔ ہوتے۔ کہ سوائے گروں کسی کے مذہب دینانے ان کے ساتھ اور کوئی سلوک ہی نہیں کیا۔ اور سوز تو اس زمانہ میں بہت کام آتا ہے۔ کیونکہ سارے یورپ امیر کہ کا گوشت پوست سوزی سے جلتا ہے۔ چنانچہ ایک دن وہ ڈوولی نے کہا تھا کہ تم سب چلتے پھرتے بھوت خانے ہو۔ کیونکہ یسوع مسیح نے آویوں میں سے بھوت نکل کر سورون میں ڈالے تھے۔ اور تمہارے پریش

ہیں۔ کہ گوشت سے بھرتے ہیں۔ پس تم سب بھوت خانے ہو۔ سو سوز کے لئے ہی عزت ہے کیونکہ وہ یورپ میں گوشت کے لئے پالا جاتا۔ اور خدا کا اور مکان دیا جاتا ہے۔ لیکن بیورو ذلت کے ساتھ مارا جاتا۔ اور اس کی لاش ذلت کے ساتھ پھینک دی جاتی ہے۔

اس بات کا اس جگہ ذکر بھی خالی از قاع ہے نہ ہو گا۔ کہ کتاب حیوالت کی نگار میں جامع علوم بیورو ۱۲ جلد ایک چندہ کے کے بیان لنگوالی گئی تھی۔ لیکن چندہ پورا نہ ہوا تھا اور چاروں جلدوں کی قیمت ابھی تمہارے اوپر آئی ہے۔ قیمت فی جلد ۱۰ روپیہ ہے اور کل ۱۲ روپیہ ہوں چہ میں کمی ہے۔ طاہریت سے قیمت کے واسطے مطلب ہو رہا ہے۔ اس واسطے اجاب سے درخواست ہے کہ تھوڑا بہت جو کچھ کسی سے ہو سکے کوشش فرما کر اس چندہ میں حصہ لینے کی سعی کریں۔ اس کا روپیہ بنام حضرت مولوی محمد علی

صاحب ایم۔ لے کے آنا چاہئے۔ یہ تو بیورو کی حالت زار کا ایک مختصر سا نقشہ ہے جس سے خدا کے کلام کے پورا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اس وقت میرے لئے اس مضمون کے پورا ہونے پر حرکت کر رہی ہیں کہ بیورو کی تباہ حالت میں قرآن شریف کی پیش گوئی کا پورا ہونا دکھاؤں۔ بلکہ اس وقت میں ایک ادبجاری غم میں مبتلا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمسائیگی آگ ہمارے گھر میں ہی آگئی ہے۔ جن امور نے اس قوم کو یہ دن دکھایا ہے۔ وہی کثرت ہماری قوم ہی کر رہی ہے۔ جیسے تین مسلمان کہتی ہے۔ خدا نے اسلام کو پہلے دن سے یہ معاسک ملانی تھی۔ کہ بیورو کی حالت میں ہو جانے سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا۔ سورہ فاتحہ میں غیور المفسر کے مقام پر مفسر مرام مفسرین نے بیورو ہی لیا ہے۔ وہ پیش گوئی خدا کے پاک کلام کی توبہ کے حق میں پوری ہوئی۔ وہی اب اپنی قوم کے حق میں لگتی ہوئی دیکھ کر دل درد سے بھر جاتا ہے۔ جس طرح ان کے درمیان نزول شریعت موسیٰ کے ۱۴ سال بعد سیم پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح ان کے درمیان ہی شریعت محمدی کے نزول کے ۱۴ سال بعد ایک سیم پیدا ہوا ہے۔ جس طرح انہوں نے اس کو دکھ دیا تھا۔ اسی طرح یہ اس کے دکھ دینے پر کمر بستہ ہیں۔ جس طرح اس کے واسطے قتل کا منصوبہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اس کے ہلاک کرنے کے واسطے ہر طرح کے منصوبے کئے اور نہ صرف منصوبے ہی کئے۔ بلکہ پھر پھینک پھینک کر ہلاک کر دینے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ وہ تو کچھ خدا کی حفاظت ہی تھی۔ جو ہم گئے۔ ورنہ قوم نے کسی بات میں فرق نہیں رکھا۔ بلکہ اکثر امیرین ان بیوروں سے بڑھ کر ہی قدم رکھا ہے۔ اس قوم کی یہ حالت صاف بتا رہی ہے۔ کہ آئندہ ان کا کیا حال ہو گا۔ اور ان کی پستی اور ذلت اور ہلاکت کس درجہ تک پہنچے گی۔ آہ۔ یہ قوم اپنی ہمسایہ قوم سے عزت حاصل کرتی اور اس حالت کو نہ اختیار کرتی۔

یہ بھی خدا کا شکر ہے۔ کہ اسلام کا مذہب موسیٰ شریعت کی مانند مختص القوم اور مختص الزمان نہیں ہے۔ ورنہ ان کی تباہ حالت کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ یہ غم تو ہم کو نہیں۔ کہ اسلام دنیا سے منقود ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ تو قیامت تک پہنچنے والا دین ہے۔ لیکن غم ہے۔ تو اس بات کا ہے۔ کہ ہم میں سے قوم کے مردوں سے نکلے دوسرے گھر دن کو جوار و نون دیکھا۔

لے قوم کے ممبرو! ذرا سوچو اور غور کرو۔ جوش کو دور کرو اور ٹھنڈے دل کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر فکر کرو۔ موت کا دن نزدیک ہے۔ اور معاملہ بقار اور فناء کا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں زندگی اور موت کا ہے۔ جلد بازی کی بات نہیں۔ تحمل اور صبر سے کام لو۔ ذرا ذرا بات پر خفا نہ ہو جاؤ۔ ہم نے اسلام سے باہر کوئی قدم نہیں رکھا۔ ہم نے اسلام کو عزت دینے کی ہر ایک راہ اختیار



کی ہے۔ وہی قرآن ہمارا قرآن ہے۔ وہی قبلہ ہمارا قبلہ ہے۔ وہی شریعت ہماری شریعت ہے۔ وہی خاتم النبیین ہمارا خاتم النبیین ہے۔ ان دنیاوی دشمنوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اسلام کی حمایت بنی اگر کوئی جانتا ہے اس وقت کھڑی ہوئی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہی ہے۔ پادری سارے جان کہ عیسائی کرنے کے واسطے طیار ہے۔ لیکن وہ احمدی سے لڑان اور ترسان ہے۔ آریہ بھی جانتا ہے کہ احمدی کا حملہ میرے مت کی مت داروے گا۔ احمدیوں نے اسلام کی عزت کے واسطے اپنا روپیہ مٹی کی طرح پھینک دیا ہے۔ احمدیوں نے اپنی ناز و نگو کو سنوارا ہے۔ اپنے اعمال کو درست کیا ہے۔ راستی اور ایمان کو اختیار کیا ہے۔ اسلام کی سچائی کا نمونہ دنیا کو دکھلا دیا ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ تم اپنی سرسبز خوش گو کاٹنے کے واسطے کھانا کھاؤ گے کہ دوڑتے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ دنیا میں اسلام کو نامور کیوں نہ ہو۔

اے اگے سوئے من بد ویدی بصدتیر۔  
من باخبرین تیرس کہ من شاخ مشرم

پیادہ! اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنے بال بچہ پر رحم کرو۔ یہودیوں کی کسی خصلت اختیار نہ کرو۔ خدا کے میح کو دکھ نہ دو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی عزت کرو۔ در نہ یاد رکھو۔ کہ وہ خدا فیصد خدا ہی تمہارا اس کے ساتھ کوئی ٹھیکہ نہیں۔ وہ تمہاری شوخی کی تم کو سزا دے گا۔ اور پھر کوئی تمہیں بچانے والا نہ ہوگا۔ اور تمہاری ہی حال ہوگا۔ جو تم کو کھینچے ہو۔ کہ یہودیوں کا حال ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ہدایت فرمے۔ اور یہودی بننے سے بچائے۔ فقط۔

## انصار پیکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان فی الدنیا والآخرۃ۔

جب کے اخبار بدر کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ مخدومی اخیر منشی اللہ داد صاحب اس کے اول درجہ کے انصار میں شامل ہیں سال گذشتہ میں ہی آپ نے کئی اوسین کے نام اخباری گروہ سے جاری کیا تھا۔ ادب بھی اول درجہ کی قلمبندی عطا کی ہے۔ اور وہ دشمنوں کے نام اخبار جاری رکھا ہے۔ میں ان کا خط بعینہ اس جگہ نقل کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مخدومی نصی علی رسولہ الکریم  
انجی لکھی معنی جناب مخدومی برادر صاف دام برکات  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند ایک دیگر مہر وفتون کی وجہ سے اس سے پیشتر اخبار بدر کے لئے خریدار پیدا کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ جس کا اندوس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب حتی الوسع سعی واجب کروں گا۔ و ما توفیقی الا باللہ۔

دو عزیزان ذیل کے نام میرے صاحب بن پر پتہ قبلہ پیکر جاری رکھیں۔

(۱) برادر مخدومی عزیز مخدومی مسیح محمد خان طالعمرف۔ البتہ کلاس اسلامیہ کالج لاہور۔

(۲) صاحب پیکر قمر العین سید طفیل حسین سلمہ رہا اسٹنٹ برجن کلاس میڈیکل کالج لاہور۔

بلغ لہ رہے چند حسب تفصیل ذیل وصول فرما دیج صاحب فرامین تاکہ بدیشگی ماہ جنوری سنہ ۱۴۱۸ھ کے حساب میں یہ چندہ فیچ ہو جاوے۔

(۱) چندہ عاجز سال سنہ ۱۴۱۸ھ بمطابق جنوری ۱۹۰۲ھ صرم (۲) عزیز چوہدری فتح محمد خان سال سنہ ۱۴۱۸ھ (۳) برادر مخدومی سید طفیل حسین سال سنہ ۱۴۱۸ھ

و دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ایسے کارنامے خیرین حصہ دینے کی توفیق بخشے۔ جو حصول جنات والہین کا موجب ہو۔ آمین۔

عاجز الہ داد۔ مخدومی مسیح محمد خان۔ میجر میگزین قرآن

۲۔ منشی نذیر الدین صاحب۔ ٹرینس پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف بھامو کہ اللہ تعالیٰ نے بدیشی امداد کے لئے اور نہ صرف بدیشی امداد کے واسطے بلکہ تمام دینی خدمات کے کاموں میں فراخ دل کے ساتھ امداد دینے کے واسطے خاص توفیق عنایت فرمائی ہے۔ یہ بزرگ دوست اخبار بدر کے خاص انصار میں سے ہیں۔ سال گذشتہ میں ہی آپ نے خود ہی بدیشی امداد میں علاوہ چندہ ساہیانہ کے مبلغ غلہ دیکھنے فرمائے تھے۔ اور اس سال ہی خود ہی مبلغ پندرہ روپیہ مذکورہ مئی اور اور سال کے میں۔ جن میں سے مبلغ مہر روپیہ سالانہ قیمت کے میں۔ اور مبلغ غلہ صرف امدادی لشکر کے لئے ہیں۔ اگر بدیشی نصرت کے واسطے خدا تعالیٰ ایک سوایہ علی حوصلہ پیدا کر دے۔ تو اخبار کی جرائع ہی مضبوط ہو سکتی ہے اور خدا کے فضلوں کے ہم امید ہمار ہیں۔

۳۔ برادر مخدومی حسین صاحب پنجابی مدراس سے تحریر فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مخدومی نصی علی رسولہ الکریم  
بخدمت جناب کم معظم مفتی محمد صادق صاحب دام قبالہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ کل بدیشی میں تحریر تھا کہ شیخ محمد حسین صاحب فریخ محمد اسماعیل صاحب چنبولی حال لائل پور نے اپنی قیمت سنہ ۱۴۱۸ھ برادر مخدومی افضل مرحوم کو دے چکے تھے برادر صاحبان نے وہ قیمت برادر مخدومی مرحوم کو بخش دی اور سنہ ۱۴۱۸ھ کے لئے وہی طلب فرمائے۔ میری طرف سے یہ عرض ہے کہ جیسکے میرے ہم وطن کرم جانیوں نے سنہ ۱۴۱۸ھ کی قیمت برادر مرحوم کو دی ہوئی ہے۔ ایسا ہی خاکسار نے بھی سنہ ۱۴۱۸ھ کی قیمت برادر مرحوم کو دی ہوئی ہے۔ اب میں بھی اپنے کرم جانیوں کی پیروی کرتا ہوں۔ اور سنہ ۱۴۱۸ھ کی قیمت برادر مرحوم کو بخشا ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میرے نام ماہ فروری سنہ ۱۴۱۸ھ کا آخری پرچہ پتہ ذیل پر دی جائے۔

کاکتہ۔ ڈاک خانہ سولہ ایک تہ کشو۔ بنگال پور۔ محمد حسین پنجابی

اور باقی ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ جنوں کو بدیشی امداد میں کی۔ وہ امداد کریں۔ اور جو بدیشی منگواتے۔ وہ ضرور بدیشی کریں۔ والسلام۔ محمد حسین پنجابی۔

۴۔ برادر مخدومی دو الفقار علی خان صاحب تحصیلدار رتھر فرامین۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مخدومی نصی علی رسولہ الکریم  
انجی مفتی صاحب سلمہ رہا اسٹنٹ برجن کلاس میڈیکل کالج لاہور۔

کہ اس سے قبل سنہ ۱۴۱۸ھ میں جو اس عاجز نے خریدار فیکٹر کو دئے تھے۔ ان میں سے کسی نے سنہ ۱۴۱۸ھ کے لئے بدیشی نہیں کیا۔ حسب ذیل پتے سے وہ پتہ دی جائے شروع سال سے آئے ہجرت دیجئے۔

۱۔ عبدالصمد صاحب سید ملک شیل شانہ پور۔ ضلع میرٹھ  
۲۔ مخدومی صاحب کاندھلہ خورشید علی خان صاحب برجن باغیت۔ ضلع میرٹھ۔  
اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ اور خریدار ہم پہنچے رہیں گے۔ اپنی خیریت سے اور اسل کی خیریت سے مطلع فرمائیے۔ میں اہل جماعت بفضلہ اچھے اور سلام کہتے ہیں۔  
مخدومی  
المفتی کی جگہ اگر تادے امام علیہ السلام، ہو تو اچھا ہے۔  
خاکسار محمد دو الفقار علی خان۔

## پراگش کی ضرورت

بورڈنگ ہوس کے لئے ایک پراگش کی ضرورت ہے۔ جس کے سپروچھر سنا چھوٹے چھوٹے بچوں کی نگرانی اور تعلیم ہوگی۔ عربی و اسلامیات قریب ہو۔ علوم و روح سے اس قدر واقفیت ہو کہ دوسری نسل تک بچوں کو کل مضامین مزاج عربی و دنیا کے تعلیم میں مدد دے سکے۔ سو اسے ان اوقات کے جب تک ہر سر میں ہوں گے ہر وقت ان کے پاس رہنا ہوگا۔ تنخواہ دس سے پندرہ تک حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں بعد سے ملنا و تم کے نام بھیجیں۔

جناب منشی دو الفقار علی خان صاحب نے اپنے بچوں کو زبردستی پراگش تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیان بھیجا تھا ہے۔ دیگر احباب کے درخواست ہے کہ جو صاحب اس انتظام کو چاہتے ہوں وہ جلد درخواستیں بھیجیں۔ دیر میں آئے بچوں کی پڑائی میں حرج ہوگا۔ والسلام۔ محمد علی

## بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ تعالیٰ بتوں کو مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہیں۔







# المفتی

امام احمد حسین صاحب نے امت سے جس سوال پر فرمایا ہے جن کے جواب حضرت مولوی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں

مکرمی و محلی حضرت حکیم الامتہ ادام اللہ برکاتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے چند سوالات دریافت طلب ہیں۔ ان کے جواب اگر مناسب تصور فرمائیں تو بذریعہ الحکم یا بذریعہ فرامین روزہ بزرگ پر ایسی ہی چٹھی ہی مرحمت ہوں

عین کرم بزرگانہ ہوگا۔

سوال ۱۵۔ حالت جناب۔ حالت مباشرت اور جائے نہو میں اگر کسی امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں پیدا تو آیا زبان سے اس کا اظہار یا الفاظ الحمد وغیرہ (جو اکثر بے ساختہ ہو جاتا ہے) جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ یعنی حالت جنابت میں۔ اور جماع کنندہ حالت جماع میں الحمد شکر کے۔ حدیث میں ہے۔ کان صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللہ فی کل احوال۔ تبسم ہوں وبراہین تحریر سے ثابت نہیں کہ حضور علیہ السلام نے مؤمن سے فرمایا ہو۔ مگر پہلی حدیث سے پتہ لگ سکتا ہے۔

سوال ۱۶۔ عشاء کے وقت فرض سے بعد کی دو رکعت سنت غیر ہو کر کھڑائی میں تو آیا وقت جلالت و عدم فرصت ان کے ترک سے مصیبت لازمی آتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ سنتیں تکمیل فرمائی کرتی ہیں۔ ضرورت پر عفو ہو سکتی ہو والا فریق ناقص رہیں گے۔

سوال ۱۷۔ حلالہ غیر احمدی لوگ جو اپنی جگہ پر عقیدت ہے جسے صریح سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ اگر وہ بڑے اخلاق سے سلام میں پیش قدمی کریں۔ تو ان کے جواب میں وعلیکم السلام کہنے کے علاوہ یہیں ہی ان پر سلام کہنے میں پیش قدمی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ میں نے تو ایسے اخلاق والے نہیں دیکھے کہ ہمارے امام سے ان کو بغض ہو اور ہم سے محبت۔ یا ہم میں عیب یا ان میں برحالی اخلاق والے سے اخلاقی معاملہ کر۔

سوال ۱۸۔ اگر کسی عذر شرعی سے غسل جنابت کی بجائے تیمم کے نماز پڑھ لی جاوے۔ تو پھر اس کے بعد کی نماز میں سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے۔ یا وہ تیمم بالاسقلال غسل کا ہم سے کیا ہو۔

جواب۔ عذر شرعی کے باعث تیمم عذر شرعی تک محدود ہے جب عذر جاتا رہا۔ تو تیمم باطل ہو گیا۔ پھر غسل کی۔

سوال ۱۹۔ ایک احمدی کتب فروش کے بیٹے کی جان کی خبر یہ فرزندت جائز ہے جن کے مضامین کے حسن و قبح کا کچھ علم نہیں۔ مثلاً بعض ناول اخلاقی یا صراحتاً سالانہ کھاتے ہیں۔ اور میں معلوم

کہ ان کے بیچ میں جن و عشق یا فسق کا مغرب الافلاک کا دکھانا بھی مقوم ہے۔ یا نہیں۔ یا عامیانہ قیے فلسفے یا نہ ہی رنگ کے طلب و یا پس قیے وغیرہ یا کتب نئے۔ رجف و عملیات

جواب۔ صریح بڑی کتاب اور خلافت افون کتاب کی جینا جائز نہیں۔ والا علی العموم جائز ہے۔

سوال ۲۰۔ ایک احمدی نے ایک ہندو دوکاندار کا کچھ دینا تھا۔ (اگر ادا ہے روپیہ) وہ دوکاندار مر گیا۔ اور اس کے ورثہ کا کچھ بچہ نہیں ملا۔ تو اس فرض کے بوجھ سے کیسے بکارتی ہو سکتی ہے؟

جواب۔ جس کا کرنا ہو یا زورہ مرحمت ہے۔ یا اس کا وارث نہ ہو۔ تو وہ مال صدقہ کر دے۔

سوال ۲۱۔ تلاوت قرآن فہم معالی بھی کسی حد تک موجب ثواب ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو تمام و کمال کلام مجید کا علم معالی نہیں ہوتا۔ پس یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ جہاں سے اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ تلاوت صحیح میں چوڑا جاوے

جواب۔ صرف تلاوت قرآن کریم کا ہی حکم فرمایا ہے اقل ما اوحی الیہ من الکتاب ہے۔ اس میں حفاظت قرآن کریم ہے۔ اور حفاظت کا ثواب

نورانی

خدا فہم البیل دے۔ محمدی ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینئر وینٹری اسٹنٹ کالافضل کریم۔ ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوا تھا۔ اور جس کی پیدائش کی خبر اخبار البید کے ذریعہ شائع کی گئی تھی۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر ان کے افریقہ کے احباب کی اطلاع کے واسطے شائع کیا گیا۔

## مقبورہ

حضرتی دفن ہوگا

ایک دوست سال کرتے ہیں۔ کہ اشعار الوصیت میں جو حضرت اقدس سیم موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے۔ وہ کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بستی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بستی کر دی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بستی ہی اس میں دفن کیا جاوے گا۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کو ذرا قبول کر بیان کیا جائے

سودا صرح ہو کہ ان کلمات کا یہ مطلب ہے کہ یہ زمین مجھے

خود کوئی ایسی شے نہیں۔ کہ اس میں داخل ہونے والا اور دفن ہونے والا بستی بن جائے۔ اور کوئی شخص خواہ کیسے ہی بدافعال رکھتا ہو۔ اور شرک ہو یا کافر ہو۔ تو اس زمین کی تاثیر اس کو شرک اور کفر سے بدل کر مومن اور بستی بنادے گی۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پہلے وعدوں اور پیش گوئی اور الوام الہی کے مطابق اور حضرت سیم موعود علیہ السلام کی قبل ہو جانے والی دعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ ایسے سامان ہمیشہ بناتا رہے گا۔ کہ صرف وہی لوگ اس قبرستان میں دفن کئے جائیں۔ جو بستی ہوں اور جو بستی نہ ہوگا۔ اس کے واسطے ایسے اسباب ہی پیدا نہ ہو سکیں گے کہ اس مقبرہ میں دفن ہو سکے۔ پس یہ زمین کسی کو بستی بنانے والی نہیں بلکہ برخلاف اس کے بستی لوگوں کی خواہ گاہ ہونے کی خوش قسمتی نے اس زمین کو بستی بنادیا ہے۔

## سید

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ تذیر الدین صاحب

صفحہ	تذیر الدین صاحب	صفحہ
۳۱	۱۹۳۷۔ شیخ محمد رمضان صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ میر احمد شاہ صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ میان محمد بخش صاحب جہاں	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ سردار احمد صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ حکیم خادم علی صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ میر جمال الدین صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ شیخ غلام نبی صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ سید حمید علی صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ محمودین صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ میان فضل الہی صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ چودہری ملا صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ داؤد خان صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ شیخ محمد مبارک دین صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ ڈاکٹر الشیخ صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ میان مولانا صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ خواجہ غلام جواد صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ میر محمد اسحاق صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ عبدالحق صاحب	۱۲
۳۱	۱۹۳۷۔ بنی بخش صاحب	۱۲







لو کافی ہے صرف ہر ستر  
سو نے چاندی کی گولیاں - یہ دو اسم با مسمیٰ ہے جو صاحبان  
اپنی قوت کو فائزہ دیکھنے میں یا عمر کی ضعیفی نے قدرتی کو کمزور کر دیا ہے۔ اکثریت  
نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بد اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے  
وہ چارے ان جبوب کا استعمال کریں، پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے  
شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ صوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام چھوٹن پر کر دیتی  
میں پس کمزور کو آبِ حیات میں برقیقت رہائش عودِ جویب عطا  
المشتر حکیم فرراز حسین محمد حسین لکھنؤ خانہ تحریر و طبعت مظاہری

ہندوستان بھرتین ترین روزانہ میسج اخبار ہے۔ ہر روز باقصور پتیاہی  
ہر روز ایک لکھن کڑوں ہی موجود ہوتا ہوا تازہ سے تازہ خبریں اور تازہ ترین  
چیمپ جاتی میں اس کا ایڈیٹر بل شانت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ زمین اور واقعات نہایت  
ماتل اور معقول و مجاہلی ہیں۔ اسی لئے تمام عقول میں نہایت عزت اور وقار  
سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ میں اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہو  
اگرچہ تک اپنے دیکھنا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے ہندو مفت ملتا ہے۔  
قیمت ماہی صرف ہے (پونے چار روپے) پیشگی آسنے پر جاری ہوتا ہے۔  
دعوتوں کا پتہ: میسج میسج اخبار لاہور

تازہ تباہہ خبریں۔ دل چسپ انڈیٹریل۔ ہر روز ملا ہورہے یہ عجیب  
نکتہ ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمرہ روزانہ اخبار اخبار عام  
ہی ہے۔ دل چسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

سنايت هي مفيد و ضروري كتابين مؤلفه الكثر  
محمد عبد الكريم بن خاصا حليم بي

وہ جہاں التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن جمالیہ تفسیر میں تمام جہاد و مضامین ہی  
میں طبع ثانی کی وجہ سے نوٹ اور نکات زیادہ کی گئی ہیں نسبت بلاغیہ جہاد  
(۲) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثانی کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی  
نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں نسبت جہاد

(۹) جامع العلوم یعنی بزرگترین کتابی که در دنیا است و در حقیقت میں تمام اشیاء  
کتاب پر ان کتابت ہے جس میں (۱) علم الاحیاء (۲) انقسام الارض و غیرہ (۳) علم

تشیخ (۱۲) علم حقه محبت (۱۵) پیکر کل کیمیشی (۱۶) طب مقننه عدالت (۱۷)  
علم شریک بر کل قیمت منیر مجله علم - علامه محمد و لاک

(۱۰) ڈیکل سالی کلویڈیا المیزری زیر طبع ہے قیمت الملیہ مجلد ۱۰ روپے

ساتھ اسی علامات تحصیل اسباب تشیع اور ایستمال حدیث پر بیحد ترقی کے چوکی  
کی نسبت مضمون فریاد و چند ہو گیا ہے نسبت غلہ (۱۲) تشخیص الظرف

اس میں تمام اعضاء میں جو اس کی سطحیں شرح بہرے سب باعث روح کی حیثیت سے  
وہاں رسالہ اعضاء کے مخصوصہ۔ اس میں اعضاء کے مخصوصہ کہ متعلق تمام

مفید النساء و الصبیان - اس میں ان تمام دیکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور  
سکھ کو شہتہ سے زیادہ ہوا اور ان کے کہ اس سے زیادہ شہتہ سے زیادہ

۱۰۰) الذکر الحکم نمبر ۲۔ اس میں غائبان کی سچی فلسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے۔  
قیمت ۲ روپے) الذکر الحکم نمبر ۲۔ یہ سورۃ فاتحہ کا ایک مسطورہ نسخہ ہے۔

فتح پور خان بیخبر مطبع عزیز مقام تلواری ضلع کرنال

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔  
مثلاً مشہور ہے کہ انسان اناج کا کیرٹھ ہے جب انسان کی غذا ہی  
گم ہوگئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سُستی اور زندگی تلخ  
ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا و حصولِ توان سے ممکن  
ہے بلکہ تو غذا کا کافی طور سے چبانہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی  
طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری و دندان اور ضعفِ معدہ۔ کہ جن کو  
اقبال نے ام الامراض اور سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ سچ کل کچ زور  
و دندان اور ضعفِ معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات  
بہت ہی قابلِ ششوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت کم توجہ  
دی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گونا گوں اور سخت امراض  
کا باعث ہو کر آخرش لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

بیش بودار منحن وندان

سے ہفتہ دانست مضبوط۔ مسوڈرن کا گوشت فرست۔ خون کا  
جانا بند۔ بد قیومیا پن دور۔ دانست موتیوں کی طرح صاف چمکدار  
ہو جاتے ہیں۔ دانست گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کثیر اگلنے نہیں پاتا  
اس کا استعمال کرتے رہنا گویا قبرسم کی امراض و دندان سے ہمیشہ کے  
لئے بچتا ہے۔ ہمارا

چون عزیز یعنی نکستیانی

امراض شکم دماغ و نصف مودہ - بدہضمی - قراقرم - بادگولا -  
 درد شکم - پھیش - سنگریسی - چنہ - قوبلج - ہیضہ - طحال - درد سر  
 کھٹے و کارلن کا آنا - سیدہ جلدنا - مویخہ سے بد مزہ اپانی کا چوٹنا - نفخ  
 کا پوجانا - غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا - کافی بھوک نہ لگنا - وغیرہ وغیرہ  
 جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے یہ شل ہے - جہاں نامک سلیمانی

خوش مزاج شو و در خوراک کھنکھور - مولد خون صالح - چہرے کے  
رنگ - کو نکھار نیا لائے۔ علاوہ ان کے یہ نصف عجیب اس میں پایا گیا

ہے۔ کہ اگر قبضہ ہو تو پیٹ کو زخم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آئے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کے

ایات کے استعمال سے فدا دینی ہو جاتی ہے۔ دو دھاروں کے ہضم کرنے میں یہ مثل ہے۔ قیمت فی کس جس میں ایک شیشی نمک سیلانی

اور ایاب کجس کجس کا ہوا ہے۔ ایاب روپیہ احمد انہ۔ عیبت کجس  
جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار کجس کجس کے ہوتے ہیں۔

المش  
كان في يوم من الأيام...

حکیم سیّد محمد عبید اللہ رحمانہ مخزنِ صحت  
لاہور